Central Board of School Education

Marking Scheme 2016

[Official]

AglaSem Schools

مارکنگ اسکیم اردو

(Marking Scheme Urdu)

سینئر سیکنڈری اسکول امتحان

مارچ2016

اردو(الیکٹیو)

Urdu(Elective)

ممتحن حضرات کے لئے عام ہدایات:

(General Instructions for Head Examiners and Examiners)

ممتحن حضرات کو چاہیے کہ کاپیوں کی اصلاً چیکنگ شروع کرنے سے قبل وہ کاپیوں کی چیکنگ کے لیے رہنمائی کے جو نکات طے کیے گئے ہیں ان نکات کو خوب سمجھ بوجھ کر ذہن نشین کر لیں۔

امتحان کی کاپیوں کی جانچ کے لئے یکسوئی کے ساتھ ساتھ صبر و تحمل کی ضرورت ہوتی ہے۔ سرسری انداز سے کاپیوں کی چیکنگ کر دینا خود ہماری دیانت داری اور خلوص کو مجروح کرتا ہے۔ اس طرح کی چیکنگ میں بہت سی ناہمواریاں بھی رہ جاتی ہیں۔ دوران چیکنگ کچھ اساتذہ نرمی کا رخ اختیار کرتے ہیں تو کچھ خاصے سخت ہو جاتے ہیں۔ دونوں ہی صورتوں میں طلبا کے نتائج متاثر ہوتے ہیں۔ چنانچہ اس طرح کی ناہمواریوں سے بچنے کے لئے کافی غور و خوض کے بعد ان نکات کا تعین کیا گیا ہے جس پر عمل درآمد کر کے ہم معیاری انداز سے کاپیوں کی جانچ کر پائیں گے۔

کاپیوں کی چیکنگ کے سلسلے میں رہنمائی کے جو نکات پیش کئے جا رہے ہیں ضروری نہیں کہ طلبا کے جوابات نمونے کی تشریح اور توضیح ہی کے انداز پر ہوں۔ مرکزی خیال والے سوالات کے جوابات میں انداز بدل سکتا ہے۔ لیکن ہمارا خیال ہے کہ نمبروں کی

http://schools.aglasem.com/

AglaSem Schools

تقسیم پر اس سے کوئی خاص اثر نہیں پڑے گا۔آپ کو ہر حال میں مارکنگ اسکیم کے دائرے میں رہ کر ہی چیکنگ کا عمل انجام دینا ہے تاکہ ماضی میں ہوتی رہی ناہمواریوں کو دور کیا جا سکے۔

امید ہے کہ اس صبر آزما کام کو آپ اپنا فرض سمجھ کر انجام دیں گے۔

ممتحن حضرات کا رویہ مشفقانہ ہونا چاہیے قواعد اور املا کی معمولی غلطیوں کو نظرانداز کر دیا جائے تو بہتر ہوگا۔

صدر ممتحن (Head Examiner) اس بات کو ہر طرح سے یقینی بنائیں کہ مارکنگ اسکیم پر سختی سے عمل ہو رہا ہے۔ کچھ اساتذہ مارکنگ اسکیم (Marking Scheme) کو نظرانداز کرتے ہوئے اپنے روایتی انداز سے مارکنگ کرتے ہیں جس سے طلبہ کے نتائج متاثر ہوتے ہیں۔ اس طرف صدر ممتحن کو خصوصی توجہ دینی ہے۔

(1) سپریم کورٹ کے حالیہ حکم نامہ کے مطابق اب طلبہ اپنے جوابات کی کاپیوں کی عکسی کاپی (فوٹو کاپی) مقررہ فیس جمع کر کے سی۔ بی۔ ایس۔ ای۔ سے حاصل کر سکتے ہیں اس لئے صدر ممتحن / ممتحن حضرات کو ہدایت دی جاتی ہے کہ کاپیوں کی چیکنگ میں کسی قسم کی کوئی لاپرواہی نہ برتیں اور مارکنگ اسکیم پر سختی سے عمل کریں۔

(2) صدر ممتحن اس بات کا اطمینان کرنے کے لئے کہ کاپیوں کی جانچ مارکنگ اسکیم (Marking Scheme) کے مطابق ہو رہی ہے، وہ ممتحن کی جانچی ہوئی ابتدائی پانچ کاپیوں کا باریک بینی سے جائزہ لے گا۔ جائزہ لینے اور یہ اطمینان کرنے کے بعد ہی کہ کاپیوں کی جانچ مارکنگ اسکیم کے مطابق ہو رہی ہے ممتحن کو مزید کاپیاں جانچنے کے لیے دے گا۔

(3) ممتحن حضرات کو کاپیاں جانچ کے لئے صرف اسی وقت دی جائیں جب جانچ کے پہلے دن ممتحن اجتماعی یا انفرادی طور پر مارکنگ اسکیم پر تبادلۂ خیال کر چکے ہوں۔

(4) کاپیوں کی جانچ مارکنگ اسکیم میں دی ہوئی ہدایت کے مطابق ہی کی جائے گی۔ یہ جانچ بھی ممتحن کے اپنے روایتی اندازِ فکر اپنے تجربے اور کسی دیگر بات کو مد نظر رکھ کر نہیں بلکہ صرف مارکنگ اسکیم کو ذہن میں رکھتے ہوئے کی جائے۔

(5) اگر کسی سوال کے کئی جزو ہیں تو ہر جزو کے نمبر بائیں ہاتھ کے حاشیہ میں الگ الگ دیے جائیں اور پھر تمام اجزا میں حاصل نمبروں کو جمع کر کے سوال کے آخر میں حاشیئے میں لکھ کر اس کے گرد دائرہ بنا دیا جائے۔

http://schools.aglasem.com/

(6) اگر کوئی طالب علم ایسا جواب لکھتا ہے جو مارکنگ اسکیم میں موجود نہیں ہے لیکن وہ جواب صحیح ہے تو صدر ممتحن سے مشورہ کے بعد نمبر دیے جائیں۔

(7) اگر کوئی طالب علم دریافت کیے گئے جوابات سے زیادہ یعنی ایکسٹرا جواب لکھتا ہے تو جو جواب زیادہ معیاری ہو اس پر نمبر دیا جائے اور کم معیاری جواب کو زائد (Extra) تصور کرتے ہوئے کاٹ کر وہاں Extra لکھ دیا جائے۔ اور اگر کوئی طالب علم دریافت کیے گئے جوابات سے زیادہ جواب تحریر کر دیتا ہے اور پھر غلطی سے یا جلد بازی میں انھیں کاٹ دیتا ہے تو ایسی صورت میں زیادہ معیاری جواب کو ہی مطلوبہ جواب تصور کرتے ہوئے نمبر دیے جائیں۔

(8) اگر کوئی طالب علم دئے ہوئے اقتباس یا اس کے کسی حصے کو اپنے جواب کے لئے استعمال کرتا ہے مثلاً اقتباس میں دی ہوئی معلومات کو اپنے مضمون کے لئے استعمال کرتا ہے تو اس کے نمبر نہیں کاٹے جائیں گے سوائے اس کے کہ اس کا جواب دریافت کئے گئے سوالات سے مطابقت نہ رکھتا ہو۔

(9) ممتحن حضرات کو سب ہی سیٹ کے سوال ناموں کی مارکنگ اسکیم کا باریک بینی سے مطالعہ کرنا چاہیے۔ جس سے کہ وہ ہر سیٹ کی مارکنگ اسکیم سے بخوبی واقف ہو سکیں۔

(10) ممتحن حضرات کو چاہیے کہ جواب کی ہر کاپی کو کم سے کم پندرہ سے بیس منٹ کا وقت دیتے ہوئے اس طرح چیک کریں کہ روز بیس سے پچیس کاپی چیک کرنے میں پانچ سے چھ گھنٹے ضرور لگیں۔

(11) ممتحن حضرات اس بات کا خاص خیال رکھیں کہ کاپیوں کی جانچ مارکنگ اسکیم میں بتائی گئی نمبروں کی تقسیم کے مطابق ہی ہو۔

(12) ممتحن حضرات کو یہ بات ذہن نشین کر لینی چاہئے کہ ان کے پاس ایک نمبر (1) سے لے کر سو (100) نمبر تک کا پیمانہ ہے۔ برائے کرم اگر کسی سوال کا جواب درست ہے تو صد فی صد (100%) نمبر دینے سے گریز نہ کریں۔

(13) صدر ممتحن/ ممتحن حضرات کو ہدایت دی جاتی ہے کہ اگر کاپیوں کی چیکنگ کے دوران کوئی ایسا جواب سامنے آتا ہے جو بالکل غلط ہے تو اس پر کراس (×) کا نشان لگا دیا جائے اور صفر دیا جائے۔

http://schools.aglasem.com/

AglaSem Schools

(14) زبان وادب کی کاپیاں جانچنے والے اکثر حضرات یہ خیال کرتے ہیں کہ کسی طالب علم کو صد فی صد نمبر دینا ناممکن ہے۔
یہ خیال روایتی اور رجعت پسندانہ ہے۔اس عمل سے گریز کیا جانا اشد ضروری ہے۔

(15) اقدار پر مبنی سوالات کے سلسلے میں صدر ممتحن/ ممتحن حضرات کے لیے خصوصی ہدایت یہ ہے کہ اگر طالب علم مناسب دلیلوں کے ساتھ کوئی ایسا جواب تحریر کرتا ہے جس کا حوالہ مارکنگ اسکیم میں موجود نہیں ہے تو اسے بھی درست تصور کیا جائے اور پورا پورا نمبر دیا جائے۔

(16) جب طلبا تخلیقی اظہار کرتے ہوں تب ان کے خوشخط اور املا پر بھی نمبر دینے کا خیال رکھیں۔

(17) متبادل جوابات (MCQ) والے سوالوں کے جواب میں اگر طالب علم درست جواب کی عبارت نہ لکھ کر صرف (a)/(b)/(c) لکھ کر اس کی نشان دہی کرتا ہے تب بھی اسے پورے نمبر دیئے جائیں گے۔

http://schools.aglasem.com/

AglaSem Schools

Code No. 30

مارکنگ اسکیم

اردو(الیکٹیو)

مقررہ وقت: 3 گھنٹے

کل نمبر:100

سوال نمبر	ممکنہ جوابات/ویلیو پوائنٹ	نمبروں کی تقسیم
1	درج ذیل اقتباسات میں سے کسی ایک کو غور سے پڑھیے اور اس سے متعلق پوچھے گئے سوالوں کے جواب لکھیے۔ "رات کتنی گزر چکی تھی اب کچھ یاد نہیں۔ صرف اتنا یاد ہے ہم عبداللہ پور (جمنا نگر) کے اسٹیشن پر اترے تھے۔ پلیٹ فارم پر لگی ہوئی مٹی کے تیل کی لالٹینیں اجالا کرنے کی پوری کوشش کر رہی تھیں۔ اس کے باوجود بھی گردو پیش پر اندھیرا غالب تھا۔ میرے پاس ایک ٹین کا صندوق تھا جس کی بناوٹ ایسی تھی جیسے جسم پر آبلے پڑ جاتے ہیں۔ جگہ جگہ اٹھا ہوا تھا۔ ابا نے وہ صندوق میرے سر پر رکھ دیا اور باقی سامان خود اٹھا لیا۔ میرے والد امامت کا پیشہ کرتے تھے۔ انھوں نے مذہبی تعلیم سہارنپور میں حاصل کی تھی۔ بہت اچھے قاری تھے۔ انھیں دیہات بہت پسند تھے۔ ان دیہاتوں کا اور میرا ذہنی تعلق ہے۔ میں بچپن سے اکیلا ہوں۔ والدہ جب اپنے میکے چلی جاتی تھیں میں والد کے پاس رہتا تھا۔ میری تعلیم کا ہرج نہ ہو اس خیال سے مجھے اماں کے ساتھ نہیں جانے دیتے تھے۔" (i) درج بالا اقتباس کس سبق سے لیا گیا ہے اور اس کے مصنف کا نام کیا ہے؟ (ii) پلیٹ فارم کس اسٹیشن کا تھا اور وہاں روشنی کا کیا انتظام تھا؟ (iii) صندوق کی بناوٹ کیسی تھی؟ (iv) مصنف نے اپنے والد کے متعلق کیا بتایا ہے؟	

http://schools.aglasem.com/

AglaSem Schools

(v) مصنف نے بچپن سے خود کو اکیلا کیوں قرار دیا ہے؟

یا

"خوجی کی وہ خصوصیت جو اسے زوال آمادہ جاگیردارانہ تمدن کا خاص کردار بناتی ہے، اس کا جذبہ وفاداری ہے۔ جب وہ نواب صاحب کے یہاں تھا تو ان کا نمک خوار ہونے کی حیثیت سے ان کی صحبت کا دم بھرتا تھا۔ اور جب یہی وفاداری آزاد کی طرف منتقل ہو گئی تو وہ ان کے لیے اپنی جان کو مصیبتوں میں ڈالنے کے لیے آمادہ دکھائی دیتا تھا۔ جب نواب صاحب کا بٹیر صف شکن علی شاہ گم ہو گیا، اس وقت آزاد نے بھی بٹیر کو ڈھونڈ نکالنے کا وعدہ کیا۔ خوجی نواب صاحب کی وفاداری میں آزاد پر اعتبار نہیں کرنا چاہتا۔ شاید نواب کو جُل دے جائیں اور بٹیر کے ساتھ ان کا غم بھی نواب کو لگ جائے۔ پھر جب آزاد کے ساتھ اس کی وفاداری اور محبت کی آزمائش کا وقت آتا ہے تو اسے آزاد کی بہی خواہی سے کام ہے۔ وہ آزاد کو ایسی نصیحتیں کرتا ہے جو صرف ایک خیر خواہ ہی کر سکتا ہے جیسا کہ ابھی کہا گیا اس کی زندگی میں کسی قسم کی بناوٹ نہیں معلوم ہوتی اور اگر ہے تو اتنی گہری ہے کہ وہ اس کی فطرت کا جزو بن گئی ہے جسے کسی وقت اس کی ذات سے علاحدہ نہیں کیا جا سکتا۔"

(i) یہ اقتباس کس سبق سے لیا گیا ہے اور اس کا مصنف کون ہے؟

(ii) مصنف کے مطابق خوجی نے کن افراد کے ساتھ وفاداری نبھائی؟

(iii) نواب صاحب کا بٹیر گم ہو جانے کی صورت میں خوجی کا ردعمل کیا تھا؟

(iv) آزاد کے ساتھ وفاداری کی آزمائش کا وقت آیا تو خوجی نے کیا کیا؟

(v) وہ کون سی خوبی ہے جو خوجی کی فطرت کا جزو بن گئی ہے۔

جواب:

(i) یہ اقتباس سبق 'اس آباد خرابے' سے لیا گیا ہے جس کے مصنف اخترالایمان ہیں۔ 2

http://schools.aglasem.com/

AglaSem Schools

2	صرف اتنا یاد ہے ہم عبداللہ پور (جمنا نگر) کے اسٹیشن پر اترے تھے۔ پلیٹ فارم پر لگی ہوئی مٹی کے تیل کی لالٹینیں اجالا کرنے کی پوری کوشش کر رہی تھیں۔ اس کے باوجود بھی گرد و پیش پر اندھیرا غالب تھا۔	(ii)	
2	صندوق کی بناوٹ ایسی تھی جیسے جسم پر آبلے پڑ جاتے ہیں۔ جگہ جگہ اٹھا ہوا تھا۔	(iii)	
2	مصنف نے اپنے والد کے متعلق بتایا ہے کہ میرے والد امامت کا پیشہ کرتے تھے۔ انھوں نے مذہبی تعلیم سہارنپور میں حاصل کی تھی۔ بہت اچھے قاری تھے۔ انھیں دیہات بہت پسند تھے۔	(iv)	
2	مصنف نے خود کو بچپن سے اس لیے اکیلا قرار دیا کہ جب مصنف کی والدہ اپنے میکے چلی جاتی تھیں تو وہ والد کے ساتھ رہتا تھا تاکہ تعلیم کا ہرج نہ ہو۔	(v)	
کل نمبر= 10			
	یا		
	جواب:		
2	یہ اقتباس ہماری درسی کتاب گلستان ادب کے سبق ''خوجی ایک مطالعہ'' سے لیا گیا ہے جس کے مصنف احتشام حسین ہیں۔	(i)	
2	مصنف کے مطابق جب وہ نواب صاحب کے ساتھ تھا تو ان کا نمک خوار ہونے کی حیثیت سے ان کی صحبت کا دم بھرتا تھا۔ اور جب یہی وفاداری آزاد کی طرف منتقل ہو گئی تو وہ ان کے لیے اپنی جان کو مصیبتوں میں ڈالنے کے لیے آمادہ دکھائی دیتا تھا۔	(ii)	
2	جب نواب صاحب کا بٹیر صف شکن علی شاہ گم ہو گیا، اس وقت آزاد نے بھی بٹیر کو ڈھونڈ نکالنے کا وعدہ کیا۔ خوجی نواب صاحب کی وفاداری میں آزاد پر اعتبار نہیں کرنا چاہتا۔ شاید نواب کو جُل دے جائیں اور بٹیر کے ساتھ ان کا غم بھی نواب صاحب کو لگ جائے۔	(iii)	

http://schools.aglasem.com/

AglaSem Schools

2 2 کل نمبر= 10	(iv) جب آزاد کے ساتھ اس کی وفاداری اور محبت کی آزمائش کا وقت آتا ہے تو اسے آزاد کی بہی خواہی سے کام ہے۔ وہ آزاد کو ایسی نصیحتیں کرتا ہے جو صرف ایک خیر خواہ ہی کر سکتا ہے۔ (v) اس کی زندگی میں کسی قسم کی بناوٹ نہیں معلوم ہوتی اور اگر ہے تو اتنی گہری ہے کہ وہ اس کی فطرت کا جزو بن گئی ہے جسے کسی وقت اس کی ذات سے علاحدہ نہیں کیا جاسکتا۔	
5 2½	درج ذیل میں سے کسی ایک سوال کا جواب سو(100) الفاظ میں لکھیے۔ (i) بلونت سنگھ کے افسانے ''لمحے'' کا مرکزی خیال لکھیے۔ (ii) انشائیے کی تعریف لکھیے اور اردو کے پانچ اہم انشائیہ نگاروں کے نام لکھیے۔ **جواب:** (i) **بلونت سنگھ کے افسانے ''لمحے'' کا مرکزی خیال** اس افسانے کا مرکزی کیال یہ ہے کہ انسان کو بلا کسی تفریق مذہب وملت ایک دوسرے کے دکھ درد میں شریک ہو جانا چاہیے۔ یہی تقاضہ انسانیت ہے جس کی طرف اس افسانے میں ذہنوں کو موڑنے کی کوشش کی گئی ہے۔ بلونت سنگھ نے بھی اپنے افسانوں میں پریم چند کی طرح دیہات کو اپنا موضوع بنایا البتہ یہ دیہات اتر پردیش کے بجائے پنجاب کے دیہات تھے ہاں لمحے افسانہ ذرا مختلف ہے۔ یہ گاؤں کے بجائے دلی کے ایک بے فکرے نوجوان کا ایسا قصہ ہے جس میں ہر لمحہ اس کے بدلتے تاثرات ہیں۔ (ii) **انشائیہ کی تعریف** لفظ انشا اردو میں کئی طرح سے استعمال ہوا ہے۔ انشائیہ بھی اسی لفظ سے بنا ہے۔ محققین کا خیال ہے کہ Essay لفظ اصل میں عربی لفظ السعی سے بنا ہے جو لفظ انشا کا بدل ہے۔ فرانسیسی میں Essai اور انگریزی میں Essay ہوا ابتدا میں مضمون نگاری اور انشائیہ میں	2

http://schools.aglasem.com/

AglaSem Schools

½×5=2½ **کل نمبر= 5**	زیادہ فرق نہیں تھا مگر رفتہ رفتہ ان میں فرق ہوتا گیا یہاں تک کہ انشائیہ ایک علاحدہ اور مستقل صنف قرار پائی۔ انشائیہ نگار اپنے مخصوص ذاتی مشاہدات اور تاثرات کو بے باکی اور بے تکلفی سے بیان کر سکتا ہے۔ اختصار انشائیہ کی پہچان ہے اس میں مزاح یا ٹھٹھول کی جگہ ہلکی مسکراہٹ زیر لب پنہاں ہوتی ہے۔ اردو میں انشائیہ کی ابتدا سر سید احمد خاں کے رسالہ تہذیب الاخلاق سے ہوئی ہے۔ انشائیہ نگاروں کے نام:— مولوی نذیر احمد، سر سید احمد خاں، ذکاءاللہ خاں، میر ناصر علی، سجاد حسین، نیاز فتح پوری، مہدی آفادی، فرحت اللہ بیگ، قاضی عبد الغفار، پطرس رشید	
        5 5	درج ذیل میں سے کسی دو سوالوں کے مختصر جواب لکھیے۔ (i) ڈاکٹر خالص نے 'غالب جدید شعرا کی ایک مجلس میں' میں جدید شاعری کی کیا خصوصیات بتائی ہیں؟ (ii) اپنے ماضی کے بارے میں رام لعل نے جو باتیں کہی ہیں انھیں اپنے الفاظ میں لکھیے۔ (iii) افسانہ ''میں، وہ'' کے اس جملے کی وضاحت کیجیے کہ 'اب موت نہیں، زندگی مایوس کرتی ہے'۔ (iv) خورشید الاسلام نے ناول نگاری کی کن ذمہ داریوں کو بیان کیا ہے؟ **جواب:** (i) ڈاکٹر خالص نے جدید شاعری کی یہ خصوصیتیں بیان کی ہیں اور کہا کہ آپ نے اردو شاعری کو قافیہ اور ردیف کی فولادی زنجیروں میں قید کر رکھا ہے۔ ہم نے اس کے خلاف جہاد کر کے اسے آزاد کرایا ہے یہی تو جدید شاعری کی خصوصیت ہے۔ (ii) اپنے ماضی کے سلسلے سے رام لعل لکھتے ہیں میرے سامنے مغل پوری ورکشاپ کے شیڈوں کے چمکتے ہوئے ٹین ابھر آتے ہیں۔ یہیں کہیں پانچ سال تک اپرنٹس	3

http://schools.aglasem.com/

AglaSem Schools

	خراد مشین کا کام سیکھتا رہا تھا وہ وہاں اپنے قلم کے رشتہ داروں سے ہی ملنے گئے تھے لہٰذا وہاں سب سے ملے۔ وہ ایک مقام پر لکھتے ہیں کہ نقل مکانی مجھے وراثت میں ملی تھی اب میں عارضی طور پر اس جگہ کی طرف لوٹ رہا ہوں جہاں میرے کئی بزرگوں اور عزیزوں نے آخری سانسیں لی تھیں۔ جس مکان میں میری ماں نے جان دی تھی اس کی شکل بھی مجھے یاد نہیں کیوں کہ تب میں صرف دو ڈھائی سال کا تھا۔ میں نے اپنے ماضی کو بھلانے کی کوشش کی تو وہ میری کسی کہانی میں گھس کر بیٹھ گیا۔ ماضی انسان کی پہچان بن جاتا ہے۔ یہ نہ ہو تو وہ بالکل اجنبی بن جائے۔ کسی دوسری ہی دنیا کا انسان جس کے پاؤں زمین کے ساتھ نہیں لگے ہوں۔ ماضی ہماری زمین ہے اور زمین ہی کے ساتھ ہم نے ہمیشہ گہرا رشتہ قائم کر رکھا ہے۔		
5	ایک ضعیف شخص جو دنیا کے سرد گرم جھیل چکا ہے وہ اس افسانے کا مرکزی کردار ہے۔ اب وہ زندگی کے ایسے دن گزار رہا ہے جہاں اس کو موت کا انتظار ہے۔ اسی لیے وہ کہتا ہے اب موت نہیں زندگی مایوس کرتی ہے۔ افسانے کے سیاق وسباق میں یہ جملہ بہت اہمیت رکھتا ہے کیوں کہ اس میں زندگی کا درد و کرب چھپا ہوا ہے جسے وہ کے ذریعے اس بوڑھے نے بیان کیا ہے۔	(iii)	
5	خورشید الاسلام نے ناول نگاری کی ذمہ داریاں بیان کرتے ہوئے کہا ہے کہ ایک ناول نگار کا کام یہ ہوتا ہے کہ وہ ان امکانات کو بروئے کار لائے، ان تقاضوں کو پورا کرے اور فطرت کی ان لہروں کو بہتا ہوا دیکھے جو واقعات اور کرداروں کی ساخت پرداخت کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ موضوع سے واقفیت حاصل کرنے کے یہ معنی ہیں کہ ہم فن کے مطالبوں کو پا گئے اور ان کی کسوٹی پر تفصیل و تصادم اور ترجمانی کے عمل کو پرکھ سکتے ہیں۔ ہر ناول نگار کو چاہیے کہ وہ اپنی ذمہ داریوں کو پورا کر کے ہی ناول لکھے۔	(iv)	
کل نمبر= 10			

http://schools.aglasem.com/

	درج ذیل میں سے کسی ایک شعری حصے کو غور سے پڑھیے اور اس سے متعلق پوچھے گیے سوالات کے جواب لکھیے۔ اب بھاگتے ہیں سایۂ عشق بتاں سے ہم کچھ دل سے ہیں ڈرے ہوئے کچھ آسماں سے ہم اب شوق سے بگاڑ کی باتیں کیا کرو کچھ پا گئے ہیں آپ کی طرز بیاں سے ہم دلکش ہر ایک قطعۂ صحرا ہے راہ میں ملتے ہیں جا کے دیکھیے کب کارواں سے ہم لذت ترے کلام میں آئی کہاں سے یہ پوچھیں گے جا کے حالیؔ جادو بیاں سے ہم (i) درج بالا اشعار کس شاعر کی غزل سے لیے گئے ہیں؟ (ii) شاعر دل اور آسمان سے کیوں ڈرا ہوا ہے؟ (iii) شاعر نے بگاڑ کی باتیں کرنے کی اجازت کس لیے دی ہے؟ (iv) راستے کا ہر ایک قطعہ دلکش ہونے کی وجہ سے کیا مسئلہ پیدا ہو گیا ہے؟ (v) شاعر اپنے آپ سے کیا بات پوچھنے کا ارادہ رکھتا ہے؟ **یا** کھول آنکھ زمیں دیکھ، فلک دیکھ فضا دیکھ　　مشرق سے ابھرتے ہوئے سورج کو ذرا دیکھ اس جلوۂ بے پردہ کو پردوں میں چھپا دیکھ　　ایام جدائی کے ستم دیکھ، جفا دیکھ بے تاب نہ ہو، معرکۂ بیم و رجا دیکھ ہیں تیرے تصرف میں یہ بادل یہ گھٹائیں　　یہ گنبد افلاک یہ خاموش فضائیں یہ کوہ، یہ صحرا، یہ سمندر یہ ہوائیں　　تھیں پیشِ نظر کل تک تو فرشتوں کی ادائیں آئینۂ ایام میں آج اپنی ادا دیکھ	4

http://schools.aglasem.com/

AglaSem Schools

	(i) درج بالا بند کس نظم سے لیے گئے ہیں اور اس کے شاعر کا نام کیا ہے؟	
	(ii) شاعر نے انسان کو کون کون سی چیزیں دیکھنے کی نصیحت کی ہے؟	
	(iii) 'ایام جدائی کے ستم دیکھ' میں شاعر کس سے جدا ہونے کی بات کر رہا ہے؟	
	(iv) شاعر کے مطابق انسان کے تصرف میں کیا کیا چیزیں ہیں؟	
	(v) کل تک فرشتوں کی ادائیں پیش نظر ہونے سے کیا مراد ہے؟	
	جواب:	
2	(i) درج بالا اشعار الطاف حسین حالی کی غزل سے لیے گئے ہیں۔	
2	(ii) شاعر دل اور آسمان سے اس لیے ڈرا ہوا ہے کہ وہ عشق بتاں میں مبتلا ہو کر حسینوں کے ظلم و ستم سہتا ہے اور آسمان سے اس لیے ڈرا ہوا ہے کہ وہ سمجھتا ہے کہ آفتیں آسمان سے بھی آتی ہیں لہٰذا عشق کی ناکامی بھی آسمان کا حصہ ہے۔	
2	(iii) شاعر نے بگاڑ کی باتیں کرنے کی اجازت اس لیے دے دی کہ اس نے اپنے محبوب کے طرز بیاں کو سمجھ لیا کہ وہ اپنی محبت کا اظہار اسی طرح کرتا ہے۔	
2	(iv) راستہ کا ہر ایک قطعہ دلکش ہونے کی وجہ سے یہ مسئلہ پیدا ہو گیا ہے کہ شاعر راستے کی دلکشی میں کھو کر اپنے کارواں ستے بچھڑ گیا ہے اور دوبارہ اسے کارواں سے جا ملنے کی امید نظر نہیں آتی۔	
2	(v) شاعر اپنے آپ سے یہ پوچھنے کا ارادہ رکھتا ہے کہ اگر حالی جادو بیاں سے ملاقات ہو گئی تو ہم اسے یہ ضرور پوچھیں گے کہ ان کے کلام میں یہ جادو بیانی کہاں سے آئی؟ حالی اس طرح اپنی تعریف خود کر رہے ہیں اور یہی صنعت تعلّی ہے۔	
کل نمبر = 10	**یا**	
(1+1)=2	(i) درج بالا بند علامہ اقبال کی مشہور نظم "روح ارضی آدم کا استقبال کرتی ہے" سے لیے گئے ہیں۔	

http://schools.aglasem.com/

2 2 2 2 **کل نمبر** = 10	(ii) آدمؑ کے زمین پر پہنچنے پر روح ارض کہتی ہے کہ اے انسان اپنی آنکھیں کھول تیرے سامنے یہ زمین ہے آسمان ہے پر کیف فضا ہے۔ مشرق سے ابھرتے ہوئے سورج کو دیکھ یہ سارے قابل دید نظارے دیکھ کر تجھے ان کے بنانے والے کا خیال دل میں آئے گا تو ان نظاروں کے پردے میں اس کا جلوہ دیکھے گا جو تیرا محبوب حقیقی ہے جس سے بچھڑ کر تو یہاں آیا ہے۔ یہ زندگی جدائی کا زمانہ ہے صبر و تحمل سے کام لے اور امید کا دامن ہاتھ سے نہ جانے دے۔ (iii) ''ایام جدائی کے ستم دیکھ'' میں شاعر محبوب حقیقی خدا سے جدا ہونے کی بات کر رہا ہے جس سے جدا ہو کر جناب آدمؑ اس دنیا میں آئے تھے۔ (iv) شاعر کے مطابق انسان کے تصرف میں بادل، گھٹا، ہوا، زمین، آسمان، کوہ، صحرا، دریا، سمندر یہ سب ہیں۔ یعنی دنیا میں جو کچھ بھی ہے وہ انسان ہی کے لیے بنایا گیا ہے۔ (v) کل تک فرشتوں کی ادائیں پیش نظر ہونے سے یہ مراد ہے کہ جنت وہ جگہ ہے جہاں کل تک آدمؑ تھے اور وہاں فرشتے ہی فرشتے تھے جن کی ادائیں ان کے سامنے تھیں لیکن آج دنیا کے شب و روز ہیں اور اس آئینے میں خود ان کی اپنی ادائیں ہیں۔ شاعر یہ سمجھانا چاہتا ہے کہ وہ دن دور نہیں جب زمانہ تمھاری آنکھوں کے اشارے سمجھے گا اور تمھاری آہیں اثر لائیں گی۔	
	درج ذیل میں سے کسی ایک کا جواب سو(100) الفاظ میں لکھیے۔ (i) نظم طباطبائی کی نظم ''گورِ غریباں'' کا مرکزی خیال لکھیے۔ (ii) ناصر کاظمی کی غزل کی خصوصیات لکھیے۔ **جواب:** (i) نظم طباطبائی نے تھامس گرے جو انگریزی زبان کے شاعر تھے ان کی نظم "Elegy Written in a Country Church Yard" کو	5

http://schools.aglasem.com/

AglaSem Schools

5	اردو میں گور غریباں کے نام سے ترجمہ کیا ہے۔ اور جیسا کہ نظم کے عنوان ہی سے ظاہر ہے کہ اس میں کچھ فنا اور کچھ بے ثباتی دنیا وغیرہ کا ذکر ہوگا۔ جی ہاں اس نظم کا موضوع یقیناً بے ثباتی دنیا ہی ہے۔ ویسے اردو شاعری میں یہ موضوع خاصا مرغوب رہا ہے۔ ایک نہ ایک دن سب کو اس کی زد میں آنا ہے۔ اس نظم مین بھی یہی کہا گیا ہے کہ زندگی کا انجام موت ہے۔ امیر غریب کسی کو بھی اس سے مفر نہیں۔ ایک دن ایسا آتا ہے جب مرنے والے کی ہڈیاں بھی خاک میں مل جاتی ہیں۔ مرنے والے کے اچھے کام اور اس کی محبتیں ہی یاد رہ جاتی ہیں۔ لہٰذا ان تمام باتوں سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ دنیا کی بے ثباتی ہی نظم کا مرکزی خیال ہے۔	
5 **کل نمبر** = 5	**ناصر کاظمی کی غزل کی خصوصیات** ہر اچھے شاعر کی کچھ خاص باتیں ہیں جو دوسرے شعرا سے مخصوص و ممتاز بناتی ہیں۔ ناصر کاظمی میر تقی میر کی شاعری سے بہت متاثر تھے بس فرق یہ ہے کہ میر نے اپنے زمانے کے درد و کرب کو اپنی شاعری میں جگہ دی اور ناصر کاظمی نے اپنے ذاتی درد و کرب کو اپنی غزلوں کا موضوع بنایا اور اپنی شاعری میں اس طرح سمویا کہ ہر پڑھنے والے کو اپنا درد نظر آنے لگا۔ کہا جاتا ہے کہ ان کی شاعری میں دبے دبے درد اور جدید طرز احساس ہے۔ انھوں نے میر کی طرح چھوٹی اور مترنم بحروں میں غزلیں لکھیں۔ نئی علامتوں اور نئے آہنگ کے ساتھ غزلیں کہیں۔ میر لکھنؤ میں رہ کر دلی کو یاد کرتے ہیں اور ناصر کاظمی کو لاہور میں انبالہ یاد آتا ہے۔	(ii)
	درج ذیل میں سے صرف دو سوالوں کے مختصر جواب لکھیے۔ (i) راجندر منچندا بانی نے اپنی غزل کے ایک شعر میں خود کو "حادثہ" کیوں کہا ہے؟ (ii) ن۔م۔ راشد نے اپنی نظم "زندگی سے ڈرتے ہو" میں کیا پیغام دیا ہے؟ (iii) "ملک بے سحر و شام" میں اپنی صبحوں کو شاعر کیوں یاد کرتا ہے؟	6

http://schools.aglasem.com/

AglaSem Schools

	(iv) صنعت تضاد کسے کہتے ہیں؟ آرزا لکھنوی کی غزل کے چند مصرعوں سے اس کی مثال پیش کیجیے۔ **جواب:**	
5	(i) راجندر منچندا بانی نے اپنی غزل کے ایک شعر میں خود کو اس لیے حادثہ کہا ہے کہ آج کے دور کا انسان لوگوں کی بے مروتی کی وجہ سے اپنے آپ کو تنہا محسوس کرتا ہے جس سے شاعر بھی دو چار ہے۔ اسی لیے اس نے اپنے آپ کو ایک حادثہ قرار دیا ہے۔ حادثے رونما ہوتے ہیں لوگ انھیں وقتی طور پر محسوس کرتے ہیں اور پھر بھول جاتے ہیں لیکن یہ وہ حادثہ ہے جسے شاعر بھلا نہیں پا رہا ہے۔	
5	(ii) ن۔م۔ راشد نے اپنی نظم ''زندگی سے ڈرتے ہو'' میں یہ کہنے کی کوشش کی ہے کہ زندگی ایک مسلسل امکان ہے اور انسان اس کائنات میں مرکزی حیثیت رکھتا ہے۔ اسے اپنی زمہ داریوں کو سمجھنا چاہیے اور نڈر ہو کر زندگی کے سلسلہ کو آگے بڑھانا چاہیے۔ اس لیے کہ زندگی مستقل امکانات کا نام ہے۔	
5	(iii) شاعر اپنے ماضی کی صبحوں کو اس لیے یاد کرتا ہے کہ وہ سورج طلوع ہونے سے پیشتر بیدار ہوتا اور کسی پہاڑی پر پہنچ کر صبح سویرے طلوع ہوتے سورج کو دیکھتا۔ اس وقت اس کو اپنے جسم و جان میں شگفتگی اور تازگی محسوس ہوتی فطرت کے اس حسین منظر سے اس قدر قریب ہونے کی وجہ سے اسے بھلا نہیں پایا اور اسے یاد کرتا ہے۔	
3	(iv) شاعر جب اپنے کلام کے کسی شعر میں متضاد الفاظ کا استعمال کرتا ہے تو اسے صنعت تضاد کہتے ہیں۔ جیسے آرزو لکھنوی اپنی غزل کے اشعار میں فرماتے ہیں: اول شب وہ بزم کی رونق شمع بھی تھی پروانہ بھی رات کے آخر ہوتے ہوتے ختم تھا یہ افسانہ بھی	

http://schools.aglasem.com/

AglaSem Schools

2 **کل نمبر**= 10	مثال نمبر2: ایک لگی کے دو ہیں اثر اور دونوں حسب مراتب ہیں لو جو لگائے شمع کھڑی ہے رقص میں ہے پروانہ بھی اس شعر میں ایک اور دو متضاد الفاظ ہیں۔ مثال نمبر3: دونوں جولاں گاہ جنوں ہیں بستی کیا ویرانہ کیا اٹھ کے چلا جب کوئی بگولہ، دوڑ پڑا دیوانہ بھی اس شعر میں بستی اور ویرانہ متضاد الفاظ ہیں۔	
4	درج ذیل میں سے کسی ایک سوال کا جواب سو(100)الفاظ میں لکھیے۔ (i) ڈرامہ ''یہودی کی لڑکی'' کے اہم کرداروں کے بارے میں اپنی رائے لکھیے۔ (ii) ویکوم محمد بشیر کے افسانے کا عنوان ''جنم دن'' کیوں رکھا گیا ہے؟ **جواب:** (i) **ڈرامہ ''یہودی کی لڑکی'' کے اہم کردار** ڈرامہ ''یہودی کی لڑکی'' میں تقریباً نو کردار ہیں۔ مارکس جو رومن شہزادہ ہے ایک عام آدمی بن کر عزرا یہودی کی بیٹی حنا سے محبت کرتا ہے۔ دونوں میں محبت کے عہد و پیماں ہوتے ہیں مگر جب حنا کو معلوم ہوتا ہے کہ وہ یہودی نہیں رومن شہزادہ ہے وہ ترک تعلق کرنا چاہتی ہے لیکن شہزادہ یقین دلاتا ہے کہ وہ اس سے سچی محبت کرتا ہے۔ عزرا ایک بوڑھا یہودی ہے اور جب وہ سن لیتا ہے تو مذہب بدلنے کی شرط رکھتا ہے کہ وہ پھر اپنی بیٹی سے شادی کر دے گا مگر شہزادہ قبول نہیں کرتا ہے۔ حنا کا کردار بہت پُر اثر ہے۔ اس طرح عزرا بروٹس شہزادی آکٹیویا کا کردار بھی پُر اثر	7

http://schools.aglasem.com/

	ہے۔آغا حشر کاشمیری نے اپنے ایک ایک کردار پر خصوصی توجہ دی ہے۔ ہر کردار جیتا جاگتا اور حقیقی معلوم ہوتا ہے۔ (ii) افسانے کا عنوان ''جنم دن'' اس لیے رکھا گیا کہ اس افسانے میں ایک مفلس انسان کے جنم دن کو پیش کیا گیا ہے اور اس میں بتایا گیا ہے کہ اس کا یہ پورا دن کیسے گزرا۔ اس نے عہد کیا تھا کہ اس دن وہ کوئی غلط کام نہیں کرے گا۔ مگر بھوک سے مجبور ہو کر اسے کھانا چرا کر کھانا پڑا۔ دن بھر کی اس موثر روداد کے لیے جنم دن سے مناسب نام کوئی اور نہیں ہو سکتا تھا۔	4 **کل نمبر = 4**
8	درج ذیل میں سے صرف دو سوالوں کے مختصر جواب لکھیے۔ (i) چرویاکوف کی موت کا سبب کیا تھا؟ (ii) پطرس بخاری کو موٹر دیکھ کر کیا خیال آیا؟ (iii) افسانے ''جلتی جھاڑی'' میں بوڑھے مچھوارے کی تصویر کشی کس طرح کی گئی ہے؟ (iv) ناول ''بیوہ'' کا مرکزی خیال اپنے الفاظ میں لکھیے۔ **جواب:** (i) چیرویاکوف کی موت کا سبب احساس پشیمانی ہے۔ اسے صرف اس بات کی شرمندگی تھی کہ اس سے ایک غیر اخلاقی عمل (چھینک) سرزد ہوا جس کی چھینٹیں آگے بیٹھے ہوئے جنرل بیریژالوف کے سر پر گئیں۔ چیرویاکوف نے بار بار معافی مانگی لیکن جنرل نے معاف نہیں کیا۔ اگر وہ معاف کر دیتا تو شاید اس کی موت نہ ہوتی۔ اسی شرمندگی نے اس کی جان لے لی۔ (ii) موٹر کو دیکھ کر مصنف کو زمانے کی ناسازگاری کا خیال آیا اور وہ کوئی ایسی ترکیب سوچنے لگا جس سے دنیا کی تمام دولت سب انسانوں میں برابر تقسیم کی جا سکے۔ وہ	3 3

http://schools.aglasem.com/

AglaSem Schools

3 3 کل نمبر= 6	اس ناانصافی پر کڑھتا ہے۔ وہ چاہتا ہے کہ بم کے ذریعے اس ناانصافی کا خاتمہ کر دیا جائے۔ (iii) بوڑھے مچھوارے کی تصویر کشی اس طرح کی گئی ہے کہ ------ وہ بوڑھا آدمی تھا ایک چھوٹی کرسی پر بیٹھا تھا بالکل خاموش بے حس و حرکت منھ میں پائپ دبی ہوئی تھی ہاتھ میں مچھلی پکڑنے کا کانٹا تھا اور کوٹ پہن رکھا تھا لیکن اس کا دھیان کانٹے کی طرف نہ ہو کر جزیرے سے پرے شہر کے پلوں کی طرف تھا کیونکہ وہ ادھر ہی دیکھ رہا تھا۔ رہ رہ کر منھ میں دبی پائپ ہل اٹھتی تھی۔ (iv) ہندو سماج میں بیوہ کو عزت کی نظر سے نہیں دیکھا جاتا تھا۔ اس کی دوسری شادی کو بُرا سمجھا جاتا تھا۔ جبکہ پریم چند نے اس ناول کے ذریعے اس برائی کو ختم کیا ہے۔ بیوہ کی شادی کی حمایت کی ہے اور بیوہ کو پھر وہی عزت دی گئی۔	
2½×4 = 10	درج ذیل میں سے کسی دو سوالوں کے جواب تفصیل سے لکھیے۔ (i) اردو زبان کے آغاز و ارتقا پر ایک مضمون لکھیے۔ (ii) دبستان دہلی اور دبستان لکھنؤ کی امتیازی خصوصیات بیان کیجیے۔ (iii) ترقی پسند تحریک کی ادبی خدمات تحریر کیجیے۔ (iv) میر انیس کی شاعری کی خصوصیات تفصیل سے لکھیے۔ **جواب:** (i) اردو زبان کا آغاز و ارتقا a) اردو زبان کے آغاز سے متعلق خیالات / نظریات b) اردو زبان کے ارتقا میں اداروں کی اہمیت (خانقاہ / دربار / بازار) c) اردو زبان کے مراکز (دکن / دہلی / لکھنؤ) d) اردو کے اہم ادیب و شاعر	9

http://schools.aglasem.com/

2½×4 = 10	(ii) دبستان دہلی اور دبستان لکھنؤ کی خصوصیات a) دبستان دہلی سے کیا مراد ہے۔ b) دبستان دہلی کی خصوصیات مع مثال c) دبستان لکھنؤ سے کیا مراد ہے۔ d) دبستان دلکھنؤ کی خصوصیات مع مثال		
2½×4 = 10	(iii) ترقی پسند تحریک a) آغاز اور پس منظر b) ترقی پسند تحریک کی فکری بنیادیں c) اردو شاعری پر ترقی پسند تحریک کے اثرات d) اردو نثر پر ترقی پسند تحریک کے اثرات		
2½×4 = 10 **کل نمبر= 20**	(iv) میر انیس کی شاعری کی خصوصیات a) جذبات نگاری b) منظر نگاری c) واقعہ نگاری d) کردار نگاری		
	درج ذیل میں سے صرف تین سوالوں کے جواب لکھیے۔ (i) غالب کے خطوط کی اہمیت پر ایک نوٹ لکھیے۔ (ii) نظم کی تعریف لکھیے اور اس کی قسموں کے نام لکھیے۔ (iii) قرۃالعین حیدر کی افسانہ نگاری کی خصوصیات لکھیے۔ (iv) فورٹ ولیم کالج کے قیام کے اسباب لکھیے۔ **جواب:**		10

http://schools.aglasem.com/

5	(i) غالبؔ کے خطوط کی اہمیت غالب کے خطوط اردو نثر کے اعلیٰ شاہکاروں میں شمار ہوتے ہیں۔ کیونکہ آپ کا خطوط نویسی کا طریقہ بالکل نرالا ہے۔آپ نے مراسلہ کو مکالمہ بنادیا ہے۔ خطوط میں سیدھی سادی زبان کا استعمال کرتے ہیں۔ ان کے خطوط کو پڑھنے پر بالکل ایسا لگتا ہے کہ کوئی بہت پڑھا لکھا لیکن ہنس مکھ شخص بے تکلف باتیں کر رہا ہے۔ ہنسی مذاق کی باتیں کرنے پر غالبؔ کو قدرت حاصل ہے۔ دوسری طرف رنج، غصہ اور افسوس کا اظہار کرنے میں بھی مہارت رکھتے ہیں۔ کبھی کبھی تو اپنے آپ پر ہی ہنستے اور غصہ کرتے ہیں، کبھی دوستوں کو مناتے اور کبھی خود ان سے ناراض دکھائی دیتے ہیں۔ غالبؔ جس کو خط لکھتے ہیں اس سے اس طرح خطاب کرتے ہیں جیسے کہ وہ ان کے سامنے ہی بیٹھا ہو اور وہ اس سے باتیں کر رہے ہوں۔ غالبؔ قدیم روش کے مطابق بڑے القاب وآداب کا استعمال نہیں کرتے بلکہ میاں، بھائی، قبلہ وغیرہ الفاظ کا استعمال کرتے ہیں۔ان کی طرز تحریر سادہ اور بامحاورہ ہے۔	
5	(ii) نظم کی تعریف نظم کے لغت میں معنی ''لڑی میں موتی پرونا'' اور اس کے دوسرے معنی ہیں انتظام، ترتیب، آرائش۔ نظم شاعری اس صنف کو کہتے ہیں جس میں کسی خاص موضوع پر تسلسل کے ساتھ اظہار خیال کیا جائے۔ نظم کا ایک مرکزی خیال ہوتا ہے جس کے گرد پوری نظم گردش کرتی ہے۔ نظم کے لیے نہ تو ہیئت کی کوئی قید ہے اور نہ موضوع کی۔ اردو میں غزل کے علاوہ شاعری کی جتنی اصناف ہیں وہ سب نظم میں شامل ہیں۔ مثلاً قصیدہ، مثنوی، رباعی اور قطعہ وغیرہ ہیئت کے اعتبار سے نظم کی تین قسمیں مقرر کی گئی ہیں۔ a) پابند نظم b) نظم معرا	

http://schools.aglasem.com/

	c) آزاد نظم	
5	(iii) **قرۃ العین حیدر کی افسانہ نگاری کی خصوصیات** قرۃ العین حیدر نے افسانہ نگاری میں ایک اہم مقام حاصل کیا ان کے افسانوں کی خصوصیات ،تاریخ، تہذیب اور زبان پر گہری گرفت ہے۔ اسی چیز نے ان کے افسانوں میں ایک نیا انداز پیدا کیا اور بہت جلد اردو ادب کے ممتاز ناول نگاروں اور افسانہ نگاروں میں شامل ہو گئیں۔ کہانی کہنے کا فن اور قاری کو باندھے رکھنے کا فن انھیں خوب آتا ہے۔ انداز بیان میں شگفتگی پائی جاتی ہے، فکر اور فلسفہ کی چاشنی لیے جملے پائے جاتے ہیں۔ کردار نگاری میں قرۃ العین حیدر کو کمال حاصل ہے۔ کردار کو اس انداز سے پیش کرتی ہیں کہ اس سے اپنائیت محسوس ہوتی ہے۔ مکالمے برجستہ ہوتے ہیں ان کے افسانوں کی سب سے بڑی خوبی ان کا بھرپور مجموعی تاثر ہوتا ہے۔ قرۃ العین حیدر کے افسانوں کا کینوس وسیع ہے۔ ان کے یہاں موضوع اور مواد دونوں ہی میں تنوع نظر آتا ہے۔ ان کا فن برابر ارتقائی مدارج طے کرتا رہا ہے۔ ان کے افسانوں میں تقسیم وطن کا درد و کرب، ہجرت کی اذیت ،اقدار و روایات کی پامالی، سیاسی اور سماجی قدروں کا کھوکھلا پن، طبقاتی کشمکش، بہتر زندگی کی خواہش، رومانیت سے گریز، وقت کا جبر ،انسان دوستی، رنگ و نسل، مذہب اور قومیت کا احساس ان کے افسانوں کو عظمت و آفاقیت عطا کرتا ہے۔ قرۃ العین حیدر ان افسانہ نگاروں میں سے ایک ہیں جن کے افسانے بہت جدید ہونے کے باوجود بے حد پر کشش ہیں۔	
5	(iv) **فورٹ ولیم کالج کے قیام کے اسباب** ایسٹ انڈیا کمپنی جب ہندوستان کی حکمراں بن گئی تو کامیابی سے حکمرانی کرنے کے لیے اسے یہاں کی زبان اور رسم و رواج سے واقفیت کی ضرورت پیش آئی۔ اس صورت کے پیش نظر ۱۸۰۰ء میں کلکتہ میں لارڈ ویلزلی نے میسور فتح کی یادگار میں فورٹ ولیم کالج قائم کیا۔ اس	

http://schools.aglasem.com/

AglaSem Schools

کل نمبر= 15	کے قیام کا مقصد کمپنی کے نووارد ملازمین کو ہندوستان کی تہذیب اور زبان سے آشنا کرنا تھا۔ اس کالج کے شعبہ ہندوستانی کے صدر ڈاکٹر جان گلکرسٹ نے دور دراز سے مصنفین اور مترجمین کو جمع کرکے ان سے بہت سی کتابوں کے اردو میں تراجم کرائے۔ فورٹ ولیم کالج میں ترجمہ کی گئی کتابوں میں میر امن دہلوی کی باغ و بہار کو سنگ میل کی حیثیت حاصل ہے	
	مندرجہ ذیل سوالوں کے دیے گئے متبادل جوابات میں سے صحیح جواب کا انتخاب کرکے لکھیے۔ (i) اس صنف کا کیا نام ہے جس میں اپنی زندگی کا حال بیان کیا جاتا ہے؟ (a) سوانح (b) آپ بیتی (c) سفر نامہ (ii) میر انیس اردو میں کس صنف کے لیے زیادہ مشہور ہیں؟ (a) غزل (b) مرثیہ (c) سوانح (iii) پریم چند کے ناول ''گودان'' کا اہم کردار کون سا ہے؟ (a) ہوری (b) امراؤ جان (c) خوجی (iv) پلاٹ، کردار، مکالمہ ادب کی کس صنف کے اجزائے ترکیبی ہیں؟ (a) انشائیہ (b) افسانہ (c) رپورتاژ (v) 'غالب جدید شعرا کی مجلس میں' کے مصنف کا کیا نام ہے؟	11

http://schools.aglasem.com/

AglaSem Schools

	(a) کنہیالال کپور	
	(b) خواجہ حسن نظامی	
	(c) پطرس بخاری	
	جواب:	
1	(i) (b) آپ بیتی	
1	(ii) (b) مرثیہ	
1	(iii) (a) ہوری	
1	(iv) (b) افسانہ	
1	(v) (a) کنھیالال کپور	
کل نمبر= 5		

http://schools.aglasem.com/